امام محمد باقرؑ کی شخصیت کا اجتماعی پہلو

عالی جناب مولانا سید امتیاز حیدر رضوی صاحب قبلہ

امام محمد باقرؑ کی شخصیت کے اجتماعی پہلو سے ہماری مراد دوران امامت میں امت اسلامی کے ساتھ آپؑ کی روش اور آپؑ کا سلوک کیا ہے؟ بارہا اس نکتہ کے متعلق تاکید کی ہے کہ ائمہ معصومینؑ ایک کتاب کے مکر رنسخہ کی طرح ہیں عمل اور فکر میں مساوی ہیں صرف اس فرق کے ساتھ کہ مختلف قسم کے حوادث جو کہ ہر زمانہ میں واقع ہوتے رہتے ہیں ان کی وجہ سے ذمہ داری اور حالات بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔

اس باب میں آپ کی سماجی کاوشیں اور اس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ آپ کی معاشرت کے متعلق ہم اشارہ کریں گے۔

الف: امام صادقؑ فرماتے ہیں:

''دخلت علی ابی یوماً وھو یتصدق علیٰ الفقراء المدینة بثمانیة آلاف دیناراً واعتق اھل بیت بلغوا احداًعشراًمملوکاً''

ایک روز اپنے والد کے پاس آیا، تو دیکھا کہ آپ مدینہ کے فقیروں کے درمیان ۸/ہزار دینار تقسیم کرنے میں مصروف ہیں اور پھر، ایک گیارہ آدمیوں پر مشتمل خاندان کو آزاد فرمایا جو کہ سب کے سب غلام تھے۔[۱]

ب: حسن بن کثیر کہتے ہیں:

میں ابوجعفر محمد بن علیؑ کے پاس گیا اور اپنی تہی دستی و بھائی کی زیادتی کی شکایت کی حضرت نے فرمایا: **''بئس الاخ، اخ یرعاک غنیاً ویقطعک فقیراًثم امر غلامه فاخرج کیساً فیه سبعة دراھم۔ فقال: استنفق ھذا فاذا نفذت فاعلمنی۔''**

بہت برا ہے وہ بھائی جو ثروت مندی و بے نیازی کے عالم میں تو تمہارے ساتھ رہے اور فقر و تنگ دستی کے وقت ساتھ چھوڑ دے۔ پھر آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا۔ وہ ایک چھوٹی تھیلی لایا جس میں سات درہم تھے، مجھ سے فرمایا: اس کو لو اور خرچ کرو، جس وقت ختم ہو جائے تو مجھے بتانا۔[۲]

ج: عمر بن دینار اور عبداللہ بن عبید کہتے ہیں:

جس وقت محمد بن علیؑ کی خدمت میں پہنچتا تو آپ پیسہ یا لباس یا کوئی ہدیہ عطا کرتے اور فرماتے: **''ھذه لکم قبل ان تلقونی۔''** تمہارے یہاں آنے سے پہلے ہی یہ تمہارے لئے الگ رکھ دیا تھا۔[۳]

د: سلیمان بن قرم کہتے ہیں:

ابوجعفر محمد بن علیؑ کبھی ۵۰۰، کبھی ۶۰۰/اور کبھی ۱۰۰۰/درہم انعام کے طور پر ہمیں عطا کرتے تھے۔ اور کبھی

[۱] بحار الانوار، ج۴۶ باب اخلاق و سیرت امام محمد باقرؑ/[۲] ارشاد مفید، باب فضائل امام محمد باقرؑ/[۳] ارشاد مفید، باب فضائل امام محمد باقرؑ

کبھی اپنے بھائیوں اور اپنے ایلچیوں کو ہدیہ دیتے یا جن کو آپؑ سے توقع تھی ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے نہیں تھکتے تھے۔[۴]

ھ: آپؑ کی کنیز سلمٰی کہتی ہیں:

آپؑ کے بھائی یا دوست جب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو بغیر اچھی غذا نوش کئے اور نفیس لباس ہدیہ لئے ان کو گھر سے باہر آنے نہیں دیا جاتا۔ میں آپؑ سے عرض کرتی: مولا تھوڑا سا ان امور سے بچا کر رکھئے، تو آپ فرماتے: **''ما حسنۃ الدنیا الا صلۃ الاخوان والمعارف۔''** دنیا کی نیکی بھائیوں اور دوستوں کو ہدیہ دینے کے علاوہ اور کیا ہوسکتی ہے۔

سلمٰی پھر کہتی ہیں: آپ کبھی ۵۰۰/اور کبھی ۶۰۰ اور کبھی ۱۰۰۰/درہم اپنے دوستوں اور بھائیوں کو انعام دیتے تھے۔ امام باقرؑ اپنے دینی بھائیوں کی صحبت وہم نشینی سے خستہ نہیں ہوتے اور فرماتے تھے: **''اعرف المؤدۃ لک فی قلب اخیک بمالہ فی قلبک۔''** اپنے دوست کے دل میں اپنی محبت کا اندازہ کرنا چاہتے ہو تو دیکھو تمہارے دل میں اس کی کس قدر محبت ہے۔

آپ کے گھر کبھی نہیں سنا گیا کہ کہا جائے: اے سائل! خدا تجھے برکت دے۔ یا اے سائل! یہ لے لے بلکہ آپؑ فرماتے تھے: **''سموھم باحسن اسمائھم۔''** ان کو ان کے اچھے نام سے پکارو۔[۵]

عوام کے ساتھ آپ کے سلوک ورویہ کی چند مثالیں تھیں، جن کو آپ نے ملاحظہ کیا۔

امامؑ کے رویہ وروش کی صحیح ارزش کا پتہ اس وقت چلے گا جب اس نکتہ کی طرف توجہ دلائیں کہ امام محمد باقرؑ مالی لحاظ سے ایسے نہ تھے کہ دوسرے آپؑ سے حسد کرتے، بلکہ جیسا کہ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: **''کان ابی اقل اھل بیتہ مالاً واعظمھم مؤونۃ۔''** میرے والد اپنے گھرانے میں سب سے کم مال رکھتے تھے اور سب سے زیادہ خرچ کرتے تھے۔[۶]

لہٰذا امامؑ کی طرف سے اس طرح کی بخشش وعطا اور اس کے ساتھ سختی اور مشکل کو تحمل کرنا، بے انتہا دولت کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ آپؑ یہ سارے اقدامات بہت ہی کم اور محدود پیسہ میں کرتے تھے۔ کیونکہ آپؑ کے نظریہ کے مطابق مالی کمزوری، اجتماعی مشکلات کو حل کرنے سے فرار ہونے کا سبب نہیں بن سکتی۔

امام اس نظریہ کے انتخاب کے ذریعہ چاہتے تھے کہ مالی مشکلات میں گرفتار عوام کو کسی حد تک نجات دیں خصوصاً ان مشکلات سے جو حاکم وقت نظام کی ظالمانہ سیاست کے نتیجے میں عوام کے لئے اور خصوصاً شیعوں کے لئے پیدا ہوگئی تھیں۔

اس مشکل کے متعلق حضرت کا سب سے بڑا نعرہ رسول اکرمؐ کا کلام تھا۔ **''اشد الاعمال ثلاثۃ: مواساۃ الاخوان فی المال وانصاف الناس من نفسک وذکر اللّٰہ علی کل حال۔''**

[۴] بحارالانوار، ج ۴۶ / [۵] بحارالانوار، ج ۴۶ / [۶] اعیان الشیعہ، ج ۴ ص ۱۲ طبع سوم

سب سے مشکل تین کام ہیں: ایک: مال ودولت میں اپنے کو دوستوں کے ساتھ مساوی رکھنا، دو: لوگوں کے حقوق ادا کرنا، تین: ہر حالت میں خدا کی طرف توجہ رکھنا۔[۷]

امام باقرؑ کو بہت اشتیاق تھا کہ اپنے باایمان پیروؤں کو لوگوں کے ساتھ معاشرت کا سب سے اچھا طریقہ سکھائیں۔ ان تعلیموں کا کچھ نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

''ثلاثه من مکارم الدنیا و الآخرة۔ ان تعفوا عمن ظلمک و تصل من قطعک و تحلم اذا جهل علیک۔'' تین چیزیں دنیا وآخرت میں نیک شمار کی گئی ہیں۔ ایک: جس نے تم پر ستم کیا اس کو معاف کر دینا، دو: جس نے تم سے رابطہ منقطع کیا تو اس کے ساتھ رابطہ برقرار کرنا، تین: جو تمہارے ساتھ جہالت سے پیش آیا ہو اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا۔[۸]

''ما من عبد یمتنع من معونة اخیه المسلم و السعی له فی حاجته قضیت او لم تقضی الا ابتلی باالسعی فی حاجته فیما یاثم علیه و لا یو جر و ما عبد یبخل بنفقة ینتقها تیما یرضی الله الا ابتلی بان ینفق اضعافها فیما یسخط الله۔'' جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے سے گریز کرے یا اس کی ضرورت کو دور کرنے (بھلے ہی وہ ضرورت پوری ہو یا نہ ہو) کی کوشش ترک کرے، تو وہ ایسی ضرورت میں گرفتار ہوتا ہے کہ اجر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوگا بلکہ گناہ کا مرتکب بھی ہوجاتا ہے۔ اور جو بھی بندہ راہ خدا میں مال صرف کرنے میں بخل کرے اس کا کئی گنا خدا کی ناراضگی کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے۔[۹]

آپؑ کی ایک بہت ہی مشہور عادت کا یہاں تذکرہ مناسب ہوگا:

کسی نصرانی نے آپؑ کی اہانت کی غرض سے کہا: آپ (نعوذ باللہ) ''بقر'' (یعنی بیل) ہیں۔ تو آپؑ نے فرمایا: میں باقر ہوں۔

- تم باورچن کے بیٹے ہو؟
- ہاں میری ماں کھانا پکاتی تھیں۔

تم اس عورت کے بیٹے ہو جس کی جلد سیاہ اور جو بے کار باتیں کرتی تھی؟

''ان کنت صدقت غفر الله لها و ان کنت کذبت غفر الله لک۔'' اگر تو نے درست کہا ہو تو خدا میری ماں کی مغفرت کرے اور اگر جھوٹ کہا تو خدا تجھ کو معاف کرے۔[۱۰]

اس عیسائی شخص نے امام باقرؑ کی شخصیت وعظمت وفضیلت اور آپؑ کے دین کی حقانیت کا مشاہدہ کرنے کے بعد اپنے عقیدہ کو چھوڑ کر آپ کے حضور میں ہی اسلام قبول کر لیا۔



۷] ارشاد مفید/[۸] تحف العقول/[۹] تحف العقول، حرانی/ مناقب آل ابی طالبؑ، ج ۳/